بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جشن اول نمبر ۵۲۵۴۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یکشنبہ چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۷ صلح ۱۳۴۷ ہش ۱۶ شوال ۱۳۸۷ھ ۱۷ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ کھولنے والا

جماعت احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۶ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے اسلام کے قریباً ایک لاکھ فدائیوں کا روح پرور اجتماع

خدائی وعدوں کے بموجب ربوہ کی مقدس زمین میں ایک بار پھر عظیم الشان معجزہ کا ظہور

پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں دنیا کے دور دراز ممالک سے کثیر التعداد احباب کی دیوانہ وار آمد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے دوران برکتوں کے غیر معمولی نزول پر دلی جذبات تشکر کا عملی اظہار

ربوہ ۔ جماعت احمدیہ پاکستان کا خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۶ واں للّٰہی جلسہ سالانہ جو خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دور کا تیسرا جلسہ سالانہ تھا حسب پروگرام ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات صبح دس بجے شروع ہو کر درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں، ہر آن جاری رہنے والے ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں مسلسل تین روز تک جاری رہنے کے بعد آئندہ سال پھر انعقاد پذیر ہونے کے لئے ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو ۵ بجے شام نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا یہ للّٰہی جلسہ سالانہ بھی خدائی وعدوں کے بموجب شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے اسلام کے قریباً ایک لاکھ فدائیوں کے حق میں خدائی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا ایک دروازہ ثابت ہوا، بتوفیق الٰہی ان کی درد و سوز میں ڈوبی ہوئی متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت کا باعث بنا، انہیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر میں چھپانے اور اس کے نور کی چادر میں لپیٹنے کا موجب ثابت ہوا۔ اور انہیں تائید و نصرت اور قبولیت کے اہم بالشان نشانوں کا مورد بنانے کا ذریعہ بنا۔ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے فیض یاب ہوتے نیز بکثرت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں اپنے دن اور رات بسر کرنے کے بعد جلسہ کی ختم نہ ہونے والی برکتوں سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو کامیاب و کامران واپس لوٹے فالحمد للہ

والہانہ لبیک

اس طرح ربوہ کی مقدس سرزمین میں خدائی وعدوں کے بموجب ایک بار پھر اس عظیم الشان معجزہ کا ظہور عمل میں آیا کہ پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے دور دراز ممالک سے بھی احمدی احباب (مرد عورتیں اور بچے) اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سینکڑوں ہزاروں میل کی مسافت طے کرنے، اور مال و جسم برداشت کرنے اور راستہ کی صعوبتیں اٹھانے کے بعد پلٹنے روحانی مرکز میں دیوانہ وار آ جمع ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ ستمبر ۱۹۶۷ء کو مری میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب کو امسال ایک خاص وجہ سے زیادہ تعداد کے ساتھ جلسہ سالانہ پر آنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور نے فرمایا:

"چونکہ یورپ کے سفر کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بے انتہا برکت سے بڑا بابرکت کر دیا، اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانوں کو ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ اس لئے ہمارا احساس فقر تیز ہو گیا ہے۔ ہماری احتیاج زیادہ ہو گئی ہے۔ پس ہم بھی خوش ہو سکتے ہیں کہ ہم سے ایسے کام اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سرزد ہوں کہ جن کے نتیجہ میں وہ پہلے سے بھی زیادہ ہم پر رحمتیں کرنے لگے، اور ایسا جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے صحیح شکر کے نتیجہ میں ہی ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے طور پر مزید قربانی دیں جو پہلے نہیں آ سکتے تھے۔ وہ اس سال جلسہ پر آئیں اور زیادہ سے زیادہ دوست جلسہ پر جمع ہوں۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری کر لیں۔ اگر پہلے تیاری نہیں کی کسی نے ..... میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس جلسہ میں زیادہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

58

اخبار احمدیہ

۔ ۵ ربوہ ۱۶ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پر دو تین دن سے بہت زیادہ ناسازی ہے۔ بخار ۱۰۳ درجہ تک ہو جاتا ہے۔ سینہ اور گلے پر شدید فلو کا اثر ہے۔ نیز جسم میں درد بھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اَللّٰھُمَّ آمین

۔ ۵ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم ملک رشید احمد صاحب پروپرائٹر میسرز آر۔ اے ملک لاہور موٹرز کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور انہیں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۶۸ء

ربوہ کا عظیم الشان روحانی اجتماع

ہمارا چھتر واں جلسہ سالانہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو انعقاد پذیر ہو کر ختم ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ احباب جنہوں نے اس مقدس اجتماع میں شمولیت کا فخر حاصل کیا ہے۔ اپنے اپنے ٹھکانوں پر بخیریت پہنچ چکے ہوں گے۔

اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ ان ایام میں موسم نہایت خوشگوار رہا۔ جلسہ سے ایک دو دن پہلے آسمان پر بادل محیط رہے۔ جس سے بعض دفعہ خیال ہوتا تھا کہ شاید ایام جلسہ میں موسم ٹھیک نہ رہے اور بارش ہو جائے۔ چونکہ یہ جلسہ آسمان کے خیمہ نیلی کے تلے منعقد ہوتا ہے۔ اور ابھی کوئی مستقف جلسہ گاہ موجود نہیں۔ اس لئے بارش ہوتی تو مشکل ہو جائے گی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تین دن اکثر دھوپ لگی رہی اور احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ گاہ میں موجود رہے۔ بلکہ یہ مزید فضل خداوندی ہے کہ ان دنوں میں سردی کی لہر بھی خاموش رہی۔ پہلے چند دن سرد ہوائیں چلتی تھیں۔

اس طرح یہ حج بیت اللہ کے بعد سب سے بڑا اسلامی اجتماع اپنی پوری برکات اور پوری شان سے مدت مقررہ کے حدود تک نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جلسہ میں حاضری کتنی ہوگی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا ہر جلسہ سالانہ بلحاظ تعداد کے متواتر ترقی کرتا چلا آیا ہے۔ اس دفعہ بھی ترقی کی یہ رفتار حسب معمول قائم رہی۔ اس دفعہ پنڈال گذشتہ جلسہ سالانہ کے پنڈال سے وسیع تر بنایا گیا تھا تاہم شمولیت کرنے والوں سے ویسا ہی معمور تھا جیسا کہ پہلے ہوتا رہا ہے۔ اس دفعہ کرسیوں کی تعداد میں بھی بقدر ۵۰۰ کا اضافہ کیا گیا تھا۔ بہرحال اس دفعہ بھی حاضری گذشتہ جلسہ سے زیادہ تھی۔ جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت تعداد کے لحاظ سے بھی روز بروز شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس دفعہ بھی احباب دور دور ممالک سے شمولیت کے لئے قابل قدر تعداد میں خاصہ خرچ برداشت کر کے تشریف لائے چنانچہ فیجی، امریکہ، ماریشس، انگلینڈ، افریقہ وغیرہ ممالک سے آنے والے دوست خاصی تعداد میں شامل ہوئے۔ بھارت سے قریباً چار سو احباب شامل ہوئے۔

یہ تو کامیابی کے ظاہر نشان ہیں۔ خدا کے فضل سے روحانی نقطۂ نظر سے بھی یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اور احباب دینی اور علمی لحاظ سے فیضیاب ہو کر واپس گئے ہیں۔ دن دینی تقریریں سننے میں اور راتیں دعاؤں میں بسر ہوئیں۔ چونکہ جو احباب شمولیت کرتے ہیں۔ وہ تمام دنیوی فوائد اور سرگرمیوں کو اپنے ذہنوں سے نکال کر محض روحانی فیوض حاصل کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اس لئے دل غم و دنیا اور فکر فردا سے خالی ہوتے ہیں۔ جس طرح جہاز میں بیٹھ کر انسان دنیا و مافیہا سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح احباب کے یہ تین دن گزرتے ہیں۔ ان پر عالم روحانیت طاری ہوتا ہے اور دنیا و مافیہا سے بے خبر شربت وصل و لقا کے جرعات سے متمتع ہوتے ہیں۔ ایک روحانی نشہ ہوتا ہے جو فضا و ہوا میں لہراتا ہے اور ربوہ کی مقدس سرزمین خطۂ ارضی کی بجائے خطۂ سمائی محسوس ہوتی ہے۔ زمانہ یہ شعر پڑھتا ہے ؎

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دلآویز اور روح افزا تقاریر اس دفعہ بھی حسب معمول احباب کے لئے نہایت باعث ازدیاد ایمان ہوئیں۔ اور جماعت نے خدا کے فضل سے ایک اور نہایت اہم قدم منزل کی طرف بڑھایا۔ دیگر علمائے سلسلہ کی تقاریر بھی خدا کے فضل سے اثر میں کامیاب رہیں۔ جن میں سے اکثر انشاء اللہ الفضل میں شائع ہونگی۔ تاکہ جن احباب نے شمولیت کی ان کی یاد دہانی ہو۔ اور جن دوستوں نے کسی خاص وجہ سے شمولیت کا فخر حاصل نہیں کیا۔ وہ بھی ان سے فائدہ اٹھائیں۔

جہاں تک انتظامات کا تعلق ہے۔ اس دفعہ پہلے سے بھی بہتر صورت رہی۔ مہمانوں کی رہائش کا انتظام عمدہ تھا۔ البتہ کھانے کے نظم میں کسی قدر خلل ضرور ہوا۔ جس کو دوستوں نے بخوشی برداشت کیا۔ اتنے بڑے انتظام میں کچھ خامیاں ہوں بھی تو قابل اعتنا نہیں سمجھی جاتیں۔ تاہم بحیثیت مجموعی انتظامات خدا کے فضل سے ٹھیک اور درست رہے۔ اور ہم ان دوستوں کے ممنون ہیں جنہوں نے انتظامات کے کسی شعبہ میں بھی حصہ لیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ سالانہ دراصل جماعت کا بحیثیت مجموعی ایک نہایت اہم امتحان ہوتا ہے۔ اور احباب تازہ دم ہو کر آئندہ جلسہ تک کے لئے اس کام کو بہتر طریق سے سرانجام دینے کے لئے تربیت حاصل کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق ارزانی کرے آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قطعہ

یہ جلسۂ سالانۂ ربوہ کی بات ہے
خوشبوئے اتقا میں بساشش جہات ہے
اٹھتی ہے موج نور جبینوں سے ہر طرف
بحر دعا میں ڈوبی ہوئی کائنات ہے

تنویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اوّل

59

معرفتِ الٰہی اور اسکے حصول کے طریق

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ

مؤرخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء کو جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کے بعد محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب وبہاولپور نے مندرجہ بالا موضوع پر جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے قسط وار درج ذیل کیا جاتا ہے وقت کی کمی کی وجہ سے تقریر کے جو حصے بیان کرنے سے رہ گئے تھے وہ بھی اس میں شامل کر دئے گئے ہیں۔

(ادارہ)

معرفت کے معنے اچھی طرح سے پہچان لینے کے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو ایسے طور سے شناخت کر لینا کہ اس کی صفات اور اسکی عظمت کو انسان اچھی طرح سمجھ جائے اور اس کے نتیجہ میں اس کے ساتھ کامل فرمانبرداری اور محبت کا تعلق پیدا ہو جائے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی سے دل خائف ہو معرفتِ الٰہی کہلاتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے ساتھ کامل فرمانبرداری کا تعلق پیدا نہیں ہوگا تو اس کا یہ خیال کرنا کہ اس نے خدا تعالےٰ کو شناخت کر لیا ہے درست نہ ہوگا۔ کیونکہ شناخت کے بعد اللہ تعالےٰ کی جو عظمت انسان کے سامنے آتی ہے وہ اس کے نفس کو پیس ڈالتی ہے اور اسے اللہ تعالےٰ کے آگے کامل طور پر جھکا دیتی ہے۔ اور اس کا کامل فرمانبردار بنا دیتی ہے اور تمام مخلوق کو اس کے مقابلہ میں حقیر اور ذلیل کر دیتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی پہچان اس حد تک ہونے کے بعد ہی معرفتِ الٰہی کہلاتی ہے۔

اگر کوئی شخص ایک حاکم کی پوزیشن کو جانتا ہو اور اس کے اختیارات سے واقف ہو تو اس کے احکام کی خلاف ورزی کی جرأت نہیں کرتا کیونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ حکم نہ ماننے سے سزا مل جائے گی یا کوئی اور نقصان پہنچ جائے گا۔ اطاعت کا یہ احساس حاکم کے چھوٹا یا بڑا ہونے کے ساتھ کم یا زیادہ ہو جاتا ہے۔ جتنا بڑا حاکم ہوگا اتنا ہی خوف زیادہ ہوگا۔ یہی صورت اللہ تعالےٰ کے متعلق ہے۔ انسان کو جب اس زمین و آسمان کے مالک خدا کی عظمت کا علم ہو جاتا ہے جس نے تمام انسانوں اور باقی لاتعداد مخلوق کو پیدا کیا اور ان پر کامل تصرف رکھتا ہے اور ایک ایک ذرہ اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ جس وقت چاہے سب کو فنا کر سکتا ہے تو وہ اس کے سامنے ایک مردہ کی طرح ہو جاتا ہے اور اس میں اس کے احکام کی خلاف ورزی کی طاقت نہیں رہتی۔ اور تمام مخلوق اس کے مقابلے میں ہیچ نظر آتی ہے۔ وہ جو محض اس کے کُن کہنے سے وجود میں آتی گئی اور وہ جب چاہے اسے فنا کر دے اس مخلوق کی اس قادر و توانا کے سامنے کیا حیثیت ہو سکتی ہے اس لئے وہ ان کے ساتھ اپنی امیدیں اور خوف وابستہ نہیں کرتا اور نہ انہیں اپنی ذات میں قابلِ حجت سمجھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:-

آنکس کہ بتو رسد شہاں را چہ کند
با فرِ تو فرِ خسرواں را چہ کند
چوں بندہ شناختت بداں عزّ و جلال
بعد از تو جلالِ دیگراں را چہ کند

ترجمہ:- وہ جس کی رسائی تجھ تک ہو جائے وہ بادشاہوں کو کیا کرے۔ تیری شان کے سامنے وہ بادشاہوں کی شان کو کیا کرے جب بندہ تجھے تیرے عزّ و جلال کے ساتھ پہچان لیتا ہے۔ تو وہ تیرے بعد کسی اور کے جلال کو کیا کرے۔

اسی معرفتِ الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ عبادت کی بھی یہی غرض ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں خشوع و خضوع اختیار کر کے دل کو گناہ کی آلودگی سے پاک و صاف کیا جائے تا اس میں اللہ تعالےٰ کی صفات منعکس ہوں اور اُن کے نقوش اتر آئیں اور وہ خدا کو دیکھنے لگے اور اس کے قریب ہو کر اس کی دائمی حفاظت میں آ جائے اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے بچ سکے۔ اگر یہ معرفت اسے حاصل نہ ہو تو وہ ایک کھوئے ہوئے بچہ کی طرح ہوتا ہے جس کو اپنی ماں نہ مل رہی ہو۔ اس کو آرام اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ اس دنیا کی زندگی بھی اسے ہر وقت ہلاک کرنے کے لئے تیار ہوتی ہے اور اس زندگی کے بعد بھی ایک اندھیرا نظر آتا ہے اور جہنم کی آگ کا احساس شروع ہو جاتا ہے۔ یہیں سے وہ آگ اس کے دل میں بھڑکنی شروع ہو جاتی ہے۔ پس اگر انسان دنیا کی بلاؤں سے اور جہنم کی آگ سے بچنا چاہے تو اس کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ معرفتِ الٰہی حاصل کر کے اللہ تعالےٰ کی پناہ میں آ جائے۔ تب وہ دونوں جہانوں کا سکھ پائے گا معرفتِ الٰہی کے سوا کوئی چیز اس کے لئے یہ سکھ میسّر نہیں کر سکتی۔ اسی سے وہ قادر مطلق اس کے قریب ہو جاتا ہے اور اس کے تمام دردوں کا مداوا کرتا ہے اور اس کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کی ذلت کو عزت سے بدلتا ہے۔ اس کے دل کو غنی کرتا ہے۔ اس کے اندروں کو روشن کرتا ہے اور اس کے دل کو راحت اور اطمینان بخشتا ہے۔ اور ہر خطرے اور ہلاکت سے اسے محفوظ کرتا ہے اور اس کے اہل و عیال کا متکفل ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہی عجیب نعمت ہے معرفتِ الٰہی اور کیا ہی حاصل کرنے کے لائق ہے۔ اگرچہ ساری جان اور سارا مال قربان کرنے سے ملے کیونکہ اس کے بعد اسے وہ جان دی جائے گی جو سلامت رہنے والی ہوگی اور وہ دولت ملے گی جو خوشحالی بخشنے والی اور لازوال ہوگی۔

معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے طریق

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ معرفت حاصل کیونکر ہو۔ سو اس کے لئے سب سے پہلے تو ہمیں اس ذاتِ بارئ تعالیٰ کی صفات کا علم ہونا چاہیئے تاہم اسے شناخت کر سکیں۔ پھر مجاہدہ کے ساتھ اس کا عبد بن کر ان صفات کو اپنے اندر منعکس کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہ دونوں کام دعاؤں سے سرانجام دئے جا سکیں گے۔ اسی ترتیب سے یہ تینوں امور بیان کئے جائیں گے۔

(۱) صفاتِ الٰہی کا علم

دنیا میں ہر چیز اپنی صفات سے پہچانی جاتی ہے۔ بعض چیزیں آنکھوں سے دیکھی اور ہاتھوں سے چھوئی جا سکتی ہیں اس لئے آسانی سے پہچانی جاتی ہیں۔ بعض دوسری چیزیں دیکھی اور چھوئی نہیں جا سکتیں لیکن ان میں بعض اور صفات ہوتی ہیں جو ان کے پہچاننے میں مدد دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر بجلی ایک لطیف جوہر ہے اور ہماری آنکھیں اسے دیکھ نہیں سکتیں لیکن وہ اپنے خواص سے فوراً پہچانی جاتی ہے۔ وہ لیمپ روشن کرتی ہے۔ چولہے گرم کرتی ہے۔ انجن چلاتی ہے اور اگر انسان کے اندر زیادہ طاقت میں چلی جائے تو اس کو مار ڈالتی ہے۔ پس کسی صحیح الدماغ انسان کو اس کے وجود میں شک نہیں رہتا اور اس سے ہر قسم کے فوائد حاصل کئے جاتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ کی ذات بھی وراء الوراء اور لطیف در لطیف ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتی لیکن اس کی صفات ہر نظر آنے والی چیز اور ہر جوہر سے زیادہ روشن اور جلوہ گر ہیں۔ بلکہ کسی چیز کے ساتھ اس کی کوئی نسبت ہی نہیں۔ اسکی ان صفات کے ذریعے اس کی یقینی اور اعلےٰ درجہ کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے اور پھر اس کی ذات سے انسان پورا پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار سکتا ہے۔

صفاتِ الٰہی کا علم حاصل کرنے کے لئے قرآن کریم جیسی کوئی چیز نہیں۔ خدا تعالےٰ کی صفات خود خدا تعالےٰ ہی بیان فرما سکتے تھے۔ عاجز بندوں کی محض اپنی ناقص عقلوں سے اس تک رسائی نہ ہو سکتی تھی۔ سو وہ خدا خود ہماری مدد کے لئے آیا اور اس نے اپنی آخری شریعت فرقان حمید میں اپنی صفاتِ حسنہ کو ایسے طور سے بیان فرما دیا کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے خدا کو گویا ہمارے سامنے لا کر کھڑا کر دیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ کے تحت اس وقت تک اس کا انتظار فرمایا جب تک کہ ساری دنیا ایک نہ ہو گئی اور انسانی عقول اپنے معراج کو نہ پہنچ گئیں اور اس نے ایسی اعلیٰ طاقتوں والا انسان پیدا نہ کر لیا جو اس درجہ روشن کلام کا حامل ہو سکے۔ ایک طرف اس کا دل نور تھا اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے اس نور نے اس کے دل پر نازل ہو کر اسے نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ (سورہ نور) بنا دیا۔ اور پھر جس کو اسنے چاہا اسے اس نور کی طرف ہدایت دی۔ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ (سورہ نور)۔ اور اُس سے انسانی ظلمتوں کا چارہ ہوا۔

اپنے عاجز بندوں کی آسانی کے لئے اسنے پاک کلام قرآن مجید کا ایک خلاصہ بھی سات آیتوں میں ہمیں عنایت فرمایا تا اس کو بار بار نمازوں میں دہرایا جائے اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔ یہ خلاصہ سورۂ فاتحہ ہے۔ اس میں پہلے تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ذاتی نام اللہ بتایا جو صرف اسی کے لئے مخصوص ہے اور جو تمام تعریف اور صفاتِ حسنہ کا مالک ہے۔ اسی لئے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ کہ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے۔ اس کا نام آتے ہی ہمارے سامنے ایک ایسا وجود آجاتا ہے جو ہر قسم کے حسن اور احسان کا منبع ہے۔ جو صرف وہی اس کا لائق ہے کہ اس کے آگے جھکا جائے اور اس کی عبادت کی جائے اور اس کا فرمانبردار ہوا جائے اور اس سے محبت کی جائے۔ اور اسی کا خوف رکھا جائے۔ اللہ کے نام میں یہ ساری باتیں آتی ہیں۔ جو صفاتِ حسنہ سورہ فاتحہ میں یا قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہیں ان سب کا مالک یہی اللہ ہے۔ وہی پرستش اور محبت اور خوف کے لائق ہے۔ اس کے سوا ہرگز کوئی اس لائق نہیں۔ ایک مسلمان کے لئے کلمہ طیبہ میں یہی نام استعمال کیا گیا۔ قرآن کریم میں آٹھ سو مرتبہ کے قریب یہ نام آتا ہے اور ہر جگہ یہ بات بتائی گئی ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی طرف مت جھکو کیونکہ اس کا غیر ان صفات سے خالی ہے۔

اس ذاتی نام بتانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے چار بنیادی صفات کا ذکر فرمایا ہے۔ رب العالمین۔ رحمان۔ رحیم۔ مالک یوم الدین۔ باقی تمام صفات جو قرآن کریم میں یا حدیثوں میں بیان ہوئی ہیں وہ سب ایک رنگ میں انہی چاروں صفات کی معاون ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ

(الحاقہ آیت ۱۸)

یعنی اس روز تیرے رب کے عرش کو آٹھ فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہوگا۔ اس میں بھی ان چاروں صفاتِ الٰہی کی دوہری تجلی مراد لی گئی ہے۔ یہی خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی شان اور عظمت کو ظاہر کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت غیر محدود ہے اور غیر محدود طور پر کام کرتی ہے۔ ان کا احاطہ کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ہم یہاں نہایت مختصر طور پر ان چاروں صفات کی تشریح کرتے ہیں۔

رب العالمین:۔ رب کے معنے ہیں پیدا کرنے اور پرورش کرنے والا اور درجہ بدرجہ ترقی دے کر تکمیل کرنے والا۔ عالمین کے معنے ہیں تمام جہان۔ وہ بھی جو ہمیں نظر آتے ہیں اور وہ بھی جو ہماری نظروں سے باہر ہیں۔ یعنی وہ اللہ تمام جہانوں کو پیدا کرنے والا اور ان کی پرورش کرنے والا اور انہیں درجہ بدرجہ ترقی کی طرف لے جانے والا ہے یہاں تک کہ ان کی تکمیل ہو جائے اللہ تعالیٰ کی یہ صفت انسان کو مٹی کے خلاصے میں سے نکال کر اس کو مختلف مراحل میں سے گزارتی ہوئی اسے ایک جیتا جاگتا انسان بنا کر اس دنیا میں لاتی ہے اور اس کے بعد ہر قدم پر اس کا ساتھ دیتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے رب کے حضور حاضر ہو جاتا ہے۔ پھر وہاں بھی یہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ہر لمحہ اس کے ساتھ رہتی ہوئی اسے آگے سے آگے لے جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی پیدائش کا مقصد پورا ہوتا ہے اور وہ زیادہ سے زیادہ اپنے رب کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ اس کی غیر محدود ربوبیت کسی جگہ جا کر بھی انسان کے لئے ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس کے لئے اور قرب کے میدان کھولتی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ عارف اور مقربِ الٰہی انسان ہمارا مولا و آقا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قدم بھی درود شریف اور دعاؤں کی وجہ سے جو حضور کے لئے دنیا کے کونے کونے میں کی جاتی ہیں آگے سے آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ نہیں کہ اب ربوبیتِ الٰہی نے ساتھ چھوڑ دیا۔ یہی معاملہ ربوبیتِ الٰہی کا ہر انسان کے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان ترقیات غیر محدودہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ عیب بخل و امساک سے بکلی پاک ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۲۸ حاشیہ)

اس دنیوی زندگی میں یہ صفت انسان کے لئے کیا کچھ کرتی ہے اس سے سائنس کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ وہ اس کو ایک نہایت درجہ ذلیل اور ناشے محض ذرہ خاک سے اٹھاتی ہے اور کائناتِ عالم کا معزز ترین وجود بنا دیتی ہے جو سورج اور چاند کو بھی اپنی روشنی سے مات کر دیتا ہے اور ساری زمین پر حکومت کرنے والا بن جاتا ہے بلکہ اپنی حکومت کو باہر بھی پھیلاتا ہے۔ کجا اس کی ابتدائی پستی اور کجا اس کی یہ بلندی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے طفیل ہوتا ہے۔ یہ ربوبیت اس کے رگ و ریشہ میں کام کرتی ہے۔ اس کے کل پرزوں کو لاجواب بناتی ہے۔ اس کے دل و دماغ کو روشنی بخشتی ہے۔ اس کو عمر دیتی ہے۔ صحت دیتی ہے۔ کام کرنے کی طاقت دیتی ہے۔ اس کے اندر اپنے رب کی شناخت اور محبت کی تڑپ پیدا کرتی ہے۔ غرضیکہ اس کے سفرِ دنیا میں ہر لمحہ اس کے لئے کرشمے دکھاتی ہے۔ ایک عاجز انسان کے لئے اس نے کیا کچھ بنا دیا۔ زمین و آسمان کو اس کی خدمت میں لگا دیا۔ وہ جس طرف نگاہ اٹھاتا ہے اپنی آسائش اور فائدہ کے لئے چیزیں پاتا ہے۔ اور ہر چیز اس کے ماتحت ہو جاتی ہے۔ کیا یہ وہی انسان ہے جو پہلے مٹی میں تھا۔ وہ کس طرح وہاں سے نکالا گیا۔ کس طرح رحمِ مادر میں رکھا گیا اور اندھیروں میں پرورش پاتا رہا۔ اور انسانی شکل اختیار کر گیا۔ پھر کس طرح اس میں روح پھونکی گئی اور اسے ایک خوبصورتی دی گئی جو دنیا کی ہر چیز کی خوبصورتی سے بڑھ گئی۔ پھر وہ سب کی آنکھوں کے سامنے بڑھا اور رنگ لایا اور بے پایاں طاقتوں کا مالک بنا۔ کیا ربوبیت کی یہ شان سمجھ میں آسکتی ہے اور اس کا کوئی احاطہ کیا جا سکتا ہے۔

اس ربوبیت کا اظہار صرف انسانوں میں ہی نہیں ہوا بلکہ زمین و آسمان کی ان گنت چیزوں میں ہوا۔ اور ان گنت سالوں سے ہوا۔ اور اس کی غیر محدود صفت کو دیکھتے ہوئے یہی کہنا پڑتا ہے کہ ہمیشہ ہوتا رہے گا جس طرح وہ ازلی ابدی ہے اس کی صفات کا اظہار بھی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ درمیان میں اگر فنا اور نیستی کے وقفے آئیں تو وہ بھی اسی کی دوسری صفات کی وجہ سے ہے۔ اس کائناتِ عالم کا کوئی انتہا نظر نہیں آتا۔ اور اس کا ہر ذرہ اس رب العالمین سے پرورش پا رہا ہے۔ اور جاننے والے جانتے ہیں کہ ہر ذرہ کے اندر بھی اس نے ایک دنیا رکھ دی ہے اور بے پناہ طاقت مرکوز کر دی ہے۔

لیکن کائناتِ عالم کی یہ وسعت کوئی ٹکراؤ پیدا نہیں کرتی۔ ہر بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے وجود کے لئے ایک مقام مقرر ہے جس کے آگے پیچھے وہ نہیں ہو سکتا۔ کیسا بے عیب نظام ہے جو اس نے قائم فرما دیا۔ لاتعداد اجرامِ فلکی کی مجال نہیں کہ وہ اپنی مدار سے باہر نکل سکیں۔ اگرچہ وہ بے پناہ تیز رفتاروں سے چل رہے ہیں۔ وہ ٹھیک فرماتا ہے۔

مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفٰوُتٍ۔ فَارْجِعِ الْبَصَرَ
هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ۔
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ
يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ
خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ۔

(الملک آیت ۴، ۵)

یعنی تو اس رحمان خدا کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا۔ اور تو اپنی آنکھ کو اِدھر اُدھر پھیر کر اچھی طرح سے دیکھ لے۔ کیا تجھے خدا کی مخلوق میں کسی جگہ بھی کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ پھر بار بار نظر کو چکر دے۔ وہ آخر تیری طرف ناکام ہو کر لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوئی ہوگی لیکن اسے کوئی رخنہ نظر نہیں آئے گا۔

(باقی)

درخواستِ دعا

بندہ کے بھائی میاں عبدالمجید صاحب سیالکوٹ بیمار ہیں۔ گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں برائے علاج داخل ہیں۔

برادرم بابو فضل الدین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہے۔ ان ہر دو مریضان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبدالکریم سیالکوٹی
حال لاہور

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

ایک اہم فکری اور علمی تصنیف

ENGLISH TRACED TO ARABIC

انگریزی کا ماخذ عربی زبان ہے

۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منن الرحمٰن نامی کتاب تصنیف کر کے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا محیر العقول نظریہ پیش فرمایا۔ آپ نے قرآنی آیات کی روشنی میں اس فکری نظریہ کو مدلل رنگ میں ثابت فرمایا اور اپنی علمی تحقیقات کے پیش نظر تحدی کرتے ہوئے پانچ ہزار روپیہ ہر اس شخص کے لئے بطور انعام مقرر فرمایا جو عربی زبان کے سوا کسی دوسری زبان کا ام الالسنہ ہونا ثابت کرے چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا۔

"اب مجھے خدا تعالیٰ کے مقدس اور پاک کلام قرآن شریف سے اس بات کی ہدایت ہوئی کہ وہ الہامی زبان اور ام الالسنہ جس کے لئے پادریوں نے اپنی جگہ اور عبرانی والوں نے اپنی جگہ اور آریہ قوم نے اپنی جگہ دعوے کئے کہ انہی کی وہ زبان ہے۔ عربی مبین ہے اور دوسرے تمام دعویدار غلطی پر اور خطا پر ہیں۔"

پھر فرمایا:۔

"اگر تم مقابلہ کے لئے اٹھتے ہو تو میں تم کو بطور انعام پانچ ہزار روپیہ دوں گا۔ بشرطیکہ تم شرائط کے موافق جواب دو اور میری شرط کا روپیہ جہاں چاہو جمع کرا دو اس انعام کو لینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ یا اپنی زبان کی حمایت کرنے کے لئے کچھ ہمت کرو۔"

یہ علمی انکشاف دراصل اسلام کی عظیم فتح ہے۔ فضیلت قرآن اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین پر دلیل اعظم ہے اور احمدیت کی عظیم الشان علمی تحقیق ہے جس کا سہرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سر پر ہے۔ اس علمی جدید انکشاف کے بعد فرزندان احمدیت پر عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ تمام زبانوں کا اشتراک اور ان کی اصلیت و ماخذ عربی زبان سے ثابت کریں۔

خدا تعالیٰ نے مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کو اس امر کی تحقیق کے لئے امتیازی اور غیر معمولی ملکہ عطا فرمایا ہے۔ وَذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

چنانچہ ۱۹۶۷ء میں آپ نے اس سلسلہ میں Arabic is The Mother of all languages عربی زبان تمام زبانوں کا منبع ہے شائع کی تھی جس پر پاکستان ٹائمز لاہور نے مسلسل ریویو کرنے کے لئے لکھا کہ کتاب کا ہر صفحہ حیرت انگیز ہے جو فارمولے مصنف نے دریافت کئے ہیں انہوں نے اس تحقیق کو سائنسی صداقت کی طرح ثابت کر دیا ہے۔ یہ کتاب ایک چیلنج ہے اور ایک مقصد کی تکمیل ہے۔ اس تبصرہ میں پاکستان کے علمی اور ثقافتی اداروں سے یہ اپیل کی گئی تھی کہ اس تحقیق کو مزید آگے بڑھائیں اب آپ نے اس سلسلہ میں دوسری فکری تصنیف مندرجہ بالا عنوان سے پیش کی ہے۔ جس میں آپ نے علمی اور لغوی فارمولوں سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ انگریزی زبان کا منبع اور ماخذ عربی زبان ہے اور مختلف فارمولوں کے تحت سائنٹیفک طریقہ پر تحقیق کی گئی ہے۔ حتیٰ کہ انگریزی اسمائے علم اور اسمائے عدد بھی مدلل رنگ میں عربی سے ماخوذ ثابت کئے گئے ہیں۔ اگر انگریزی کے روٹوں (Roots) کا عربی منبع ثابت کر دیا جائے تو دوسری زبانوں کا عربی سے ماخوذ ہونا بہت آسانی سے ثابت ہو جائے گا بالخصوص جرمن لاطینی اور یونانی زبانیں خود بخود اپنا منبع اور ماخذ عربی ہی پیش کریں گی۔

کتاب مذکور میں کئی مسائل علم اللسان کے زیر بحث لائے گئے ہیں اور اس لحاظ سے یہ کتاب زبان کی تاریخ کے متعلق مختلف معلومات کا خوبصورت گلدستہ پیش کرتی ہے۔

آغاز زبان کے متعلق نظریات عربی زبان کا کامل ہونا اور اس کی امتیازی خصوصیات کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں علماء مغرب کی بعض غلطیوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے بالخصوص میکسمولر Max muller اور سکیٹ (Skeat) علماء السنہ کی اغلاط سنسکرت اور اس کے خصائص نیز عربی اور دوسری زبانوں کے درمیان گمشدہ کڑی کا انکشاف۔ یک حرفی الفاظ جو غیر زبانوں یا چینی زبان میں پائے جاتے ہیں ان کا عربی ماخذ اس قسم کے بیسیوں مسائل اس کتاب کی زینت ہیں۔ الغرض اس کتاب کو علمی دنیا میں بڑی اہمیت کی نظر دیکھا جائے گا۔ اور یہ اس قابل ہے کہ اس کو اہل فکر و نظر اپنے مطالعہ میں رکھیں اور اس کو علمی دنیا کے سامنے کثرت سے پیش کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ کتاب انتہائی محنت اور کاوش سے تیار کی گئی ہے اور مصنف کا یہ علمی شاہکار ہے۔ قیمت صرف پندرہ روپے

شیخ نور احمد منیر مبلغ بلاد عربیہ

60

نمایاں اعزاز

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مکرم ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ صاحب پی ایچ ڈی فارسٹ انٹومالوجسٹ پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور یونیورسٹی۔ پاکستان اکاڈمی اوف سائنسز کے فیلو منتخب ہوئے ہیں آپ جماعت احمدیہ کے تیسرے فرد اور پاکستان کے مملکہ خداداد کے پہلے فرد ہیں جن کو سائنسدانوں کے اعلیٰ ادارہ کی رکنیت سے سرفراز کیا گیا ہے۔ الحمد للہ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مزید ترقیات کا موجب بنائے آمین۔

(خاکسار محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ پشاور)

حضرت ملک نیاز محمد صاحب کی وفات

(محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان)

میرے والد ماجد حضرت ملک نیاز محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۷ دسمبر کو ساہیوال شہر میں اپنے بیٹے ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ کے پاس آکر بیمار ہوئے اور دسویں رمضان المبارک کو بتاریخ ۱۲ دسمبر بعد مغرب وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب ۱۳ دسمبر کو نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے دعا کرائی۔ احباب سے حضرت مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔ آپ کی اولاد پانچ بیٹے دو بیٹیاں ہیں۔ دو بیٹے امریکہ میں۔ ایک جدہ میں اور خاکسار قادیان میں ہے۔ آپ کے ذریعہ متعدد افراد نے احمدیت قبول کی تھی۔ بہت دعائیں کرنے والے اور صاحب کشف و الہام بزرگ تھے۔

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان)

دعائے مغفرت

میرا اکلوتا بچہ مبشر احمد بعمر ۱۴ سال مورخہ ۱۲/۱/۶۸ کو بروز جمعہ ربوہ میں وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن اسے دفنایا گیا۔

احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

جلسہ سالانہ کی شمولیت کے لئے ربوہ آئے تھے۔

(خاکسار قریشی مطیع اللہ قریشی بلڈنگ۔ چوک علامہ اقبال)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ عزیز کا نام عبد الوارث بشارت احمد تجویز کیا گیا ہے جو مکرم محترم غلام علی خان صاحب عرائض نویس شہر ڈیرہ غازیخان کا پوتا ہے اور مکرم ڈاکٹر مہر علی صاحب مرحوم فیملی ڈاکٹر نواب ریاست بہاولپور کا نواسا ہے۔ تمام بزرگان سے اس بچے کی صحت و سلامتی اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے

(عزیز محمد اطہر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ لودھراں ضلع ملتان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک غلط فہمی کا ازالہ

۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے چندہ کی اہمیت اور اس کی وصولی کی پر تشویش کا اظہار فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ میں جماعت کو اسکے اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی تھی۔

"پس بجٹ جو مجلس شوریٰ نے پاس کیا تھا اگرچہ وہ ایک لاکھ ستر ہزار روپے کا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کم از کم دو لاکھ روپیہ وصول ہونا چاہیئے۔ لیکن اس وقت جو وعدے وصول ہوئے ہیں وہ ایک لاکھ چالیس ہزار روپے کے ہیں۔ اس کے لئے ایک تو یہ ہونا چاہیئے کہ جو دوست اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں وہ اپنے وعدوں پر دوبارہ غور کریں اور جماعت کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ان میں اضافہ کریں اور پھر دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوسرے وہ دوست جنہوں نے ابھی تک وقف جدید کی مالی تحریک میں حصہ نہیں لیا انہیں اس تحریک کی اہمیت ذہن نشین کرنی چاہیئے اور انہیں اس میں شامل ہونا چاہیئے۔

تیسرے میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اسکے رسول کے بچو! اٹھو آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے"

(خطبہ جمعہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء)

بعض دیہاتی جماعتوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ وقف جدید کے مالی فرض کا بوجھ صرف اور صرف بچوں پر ہے بڑوں کو اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں دوست! حضور اقدس کے مندرجہ بالا ارشادات پر غور فرمائیں۔

چاہیئے کہ بڑے اپنی قربانی کے معیار کو اور بڑھائیں۔ بچوں کے لئے شرح چندہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸ ماہوار فی بچہ مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب امام کے منشاء مبارک کے مطابق دوستوں کو اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھانے کی توفیق بخشے۔

(ناظم مال وقف جدید)

حضرت مولوی حکیم نظام الدین صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد محترم جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور جماعت کے قدیم بزرگ تھے۔ حضرت حکیم مولوی نظام الدین صاحب سابق مبلغ جموں و کشمیر مورخہ ۱۷/۱/۶۸ بوقت پونے بارہ بجے دوپہر ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ۸/۱/۶۸ کو بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم نے ۱۹۰۱ء میں بذریعہ خط اور ۱۹۰۳ء میں دستی بیعت حضرت مسیح موعود کی تھی۔ ایک لمبا عرصہ جموں کشمیر میں مبلغ رہے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۸۵ سال تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(ضیاء الدین حمید فضل عمر ہسپتال ربوہ)

موصی صاحبان کا نہایت ضروری فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

قرآن کریم کے انوار کی اشاعت پر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۷ء)

ہر موصی بھائی سے درخواست ہے کہ وہ خود بھی وقف عارضی کی تحریک میں شامل ہو اور دوسرے احباب کو شامل ہونے کی تحریک کرے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

درج ذیل کام کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ملتان کو ویسٹ پاکستان سٹینڈرڈ ریٹ کمیٹی شیڈول آف ریٹس دولیوم III پارٹ II کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۶ سے کم یا زائد کے پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹینڈر مکمل ہندسوں میں ۷ فروری ۱۹۶۸ کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں

(۱) کام:۔ نمونے اور تصریحات کے مطابق ہنڈیوالی کوبری نمبر ۲ سے سٹون بیلاسٹ کی سپلائی اور لوڈنگ۔

تخمینہ مقدار:۔ بیلاسٹ ۲ سائز ۲ لاکھ مکعب فٹ۔ بیلاسٹ ½ سائز ۲ لاکھ مکعب فٹ

تخمینہ لاگت:۔ ۱۵ لاکھ روپے۔ زرضمانت:۔ ۳۰ ہزار روپے عرصہ تکمیل دو سال

۲۔ صرف انہی ٹھیکیداروں کو ٹینڈر داخل کرنے چاہئیں جو سٹون کوبریز کے کام کا سابقہ تجربہ رکھتے ہوں۔ جو ریلوے کے منظور شدہ کوبری کنٹریکٹر نہ ہوں انہیں کہیں اور کوبری کے کام کا تجربہ رکھنے اور مضبوط مالی حالت رکھنے سے متعلق دستاویزی ثبوت مہیا کرنا چاہیئے۔ یہ ثبوت ٹھیکیدار اپنے ٹینڈروں کے ہمراہ پیش کریں۔

۳۔ ٹینڈر فارم ۷ جنوری ۶۸ء سے ۷ فروری ۶۸ء تک اوقات کار کے دوران گیارہ بجے تک فروخت کئے جائیں گے۔ مکمل شرائط دکوالف ڈویژنل آفیسر پی ڈبلیو آر ملتان کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے حاصل کئے جائیں گے۔

INF(M)R1/68

میری والدہ مرحومہ

عاجز کی والدہ مرحومہ جو عرصہ سے بیمار تھیں قضاء الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جمعۃ الوداع کے دن نماز فجر کے بعد پڑھائی اس کے بعد مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

مرحومہ کے والدین غیر احمدی ہیں لیکن جب وہ ہمارے خاندان میں آئیں تو شادی کے تھوڑا عرصہ بعد احمدی ہو گئیں اور پھر مجھے بھی میٹرک کے بعد وقف کر دیا اور وصیت بھی کر دی۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور حضور پُرنور سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ مرحومہ کو سچی خوابیں بھی اکثر آتی تھیں۔ مرحومہ مہمان نواز بھی تھیں۔ جامعہ میں جب میں پڑھتا تھا تو میں نے عرض کیا کہ میرے ساتھ غیر ملکی طالب علم بھی ہیں۔ مرحومہ نے فرمایا ان کو ضرور گھر لاؤ۔ چنانچہ غیر ملکی طلباء کو دعوت دی گئی بعد بڑے اخلاص اور محبت سے ان کو کھانا کھلایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ہم ناچیز لوگوں کے گھروں میں اتنی اتنی دور سے طلباء آتے ہیں۔ الحمد للہ

جملہ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبدالعزیز شاہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ہاشم خان صاحب ہمدانی (پسر محترم محمد اکرم خان صاحب درانی رضی اللہ عنہ صحابی) جو کہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کے داماد تھے مورخہ ۱۰/۱/۶۸ کو پشاور میں وفات پا گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں نیز احباب ان کے بیٹے محمد عالم خان صاحب اور بیوہ کے لئے بھی دعا فرماویں۔ مرحوم میرے خالو تھے۔

(اودیس نصر اللہ خان ایڈووکیٹ پسر چوہدری عبداللہ خان صاحب ۱۳۲ ماڈل ٹاؤن حال ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی بچی امت الشافی عمر ۱۲ سال اعصابی تکلیف سے عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ سیدھا ہاتھ کم استعمال کرتی ہے اور بائیں ٹانگ سے لنگڑانے لگی ہے اور بائیں آنکھ بھی متاثر ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین۔

(محمد نصیب عارف ہیڈ کلرک معرفت احمد کمرشل کارپوریشن کشمیری بازار راولپنڈی)

۲۔ عزیزم ریاض احمد بیمار ہے بخار و درد جسم سخت بیمار ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (اسلام الدین چنیوٹ لالہ موسیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

61

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ (والدہ صاحبہ عزیزم مرزا محمد اقبال صاحب درویش قادیان) بعارضہ فالج وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
مرحومہ اسلام وسلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ احباب سے ان کی مغفرت۔ بلندی درجات کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔
(خاکسار مرزا اعظم بیگ ۱۱/۶۷ ایوب کالونی حیدرآباد)

ہر قسم سامان بجلی تیار کرنے والی فرم

ایس۔ ایس۔ آئی

مثلاً ۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیئر شو تھری پن
پلگ دو پن مسالہ و پورسلین ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹری اسٹیٹ۔ سیالکوٹ

جب بھی آپ لائلپور میں تشریف لائیں اپنی نوعیت کے واحد معیاری ہوٹل و ریسٹورنٹ موسومہ

سٹیزان

واقعہ لیاقت علی روڈ بالمقابل پولیس گراؤنڈ لائلپور میں قیام فرمائیں
جہاں آپ ماحول پُرسکون و دلکش۔ سروس بہترین۔ کھانے خوش ذائقہ و دل پسند۔ کمرے کشادہ و آراستہ۔ فلش سسٹم ایر کنڈیشنڈ اور کار پارکنگ کی سہولت موجود پائیں گے۔
آئیے اور ہماری خدمات سے مستفید ہوں۔ (مینجر)

ھوالشافی

امرت بوٹی

جسمانی طاقت کو بڑھانے کے لئے لاثانی دوا ہے۔ امرت بوٹی کے استعمال کرنے سے قوٰی میں حیرت انگیز اضافہ ہو جاتا ہے۔ امرت بوٹی دل اور جگر اور دماغی نشوونما کیلئے خاص اثر رکھتی ہے۔ امرت بوٹی اعصاب کو مضبوط کر دیتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولیاں تین روپے۔
مینجر۔ حکیم فقیر احمد خان
شاہ نور فضل عمر فارمیسی نوشہرہ درشکار پور

اشتہار زیر دفعہ ۸ ضمن ۲ فیملی کورٹس ایکٹ ۱۹۶۴ء

نوٹس دعوے برائے ادائیگی زر حق مہر مبلغ -/۵۰۰۰ روپیہ
عظمت بیگم دختر مفتی حسن علی قوم قریشی مفتی سٹریٹ ۳۴ مکان ۲ سلطان پورہ لاہور
بنام
مرزا محمد اکبر بیگ ولد مرزا امانت بیگ ۸۰ ۸ لالیاں اسٹیشن ضلع جھنگ معرفت اسٹیشن ماسٹر لالیاں ضلع جھنگ۔
حسب استدعا مدعیہ کو زیر یہ آپ مدعا علیہ کو زیر دفعہ ۸ ضمن ۲ فیملی کورٹ ایکٹ ۱۹۶۴ء آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مدعیہ نے دعوے زر حق مہر آپ کے خلاف مورخہ ۸ ۱/۶۸ کو بعدالت جناب چوہدری رفیق اسلم فیملی جج دائر کر دیا ہے اور جس کی آئندہ تاریخ ۱۹ ۲/۶۸ مقرر ہے۔ مدعیہ نے زیر دفعہ ۱۸ ایکٹ مذکور رجسٹری بھی آپ کو ارسال کر دی ہے۔
چوہدری رفیق احمد باجوہ۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
ہاؤس ۲ سٹریٹ ۷
چاہ منشی لدھا ۵/۵ ٹیکسالی گیٹ لاہور

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسیطرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) عزیزہ طیبہ نسرین ایم۔ ایس۔ سی۔ بنت آنریری کیپٹن محمد احمد ای۔ ایم۔ ای لاہور کا نکاح عزیزم شاہد نسیم انجینئر صاحب ابن کیپٹن ڈاکٹر عبدالحکیم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر ملک فضل کریم صاحب نے دارالذکر لاہور میں مورخہ ۲۲ ۱۲/۶۷ کو بعد نماز جمعہ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے۔ آمین۔ (محمد احمد)

(۲) خاکسار کے لڑکے عزیز لئیق احمد کا نکاح مورخہ ۳ ۱۲/۶۷ کو ہمراہ عزیزہ نسرین شیخ بنت شیخ عنایت اللہ صاحب آف لاہور بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔
خاکسار دوست محمد شمس
۶۰۲ بی پیپلز کالونی لائلپور

نمک نور ٹکیاں

نمک نور گیس کا خاتمہ کرنے میں اکسیر دوا ہے۔
نمک نور معدہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔
نمک نور جگر کے فعل کو باقاعدہ کر کے جگر کو مضبوط کرتا ہے
نمک نور بھوک لگاتا اور غذا کو ہضم کرتا ہے۔
نمک نور منہ کی بدبو اور کھٹی ڈکاروں کے لئے مفید ہے
نمک نور شہرہ کو خوش رنگ بنانے کے لئے اکسیر ہے
نمک نور چہرہ کے داغوں کیل۔ چھائیوں کو دفع کرتا ہے کیونکہ یہ بیماری خرابی ناصحہ سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔
قیمت ۴۰ ٹکی کا بکس ایک روپیہ دس پیسہ
شاہ نور فضل عمر فارمیسی نوشہرہ درشکار پور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— جماعت احمدیہ کا چھہتر واں (۷۶) سالانہ جلسہ —

(بقیہ صفحہ اوّل)

سے زیادہ شامل ہوں۔ اس نیت سے بھی اس دفعہ شامل ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور رحمتوں کا شکر بجا لانا چاہتے ہیں جن کا مشاہدہ ساری جماعت نے میرے سفر یورپ کے دوران کیا اور اس امید اور یقین اور وثوق کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے شکر کو پیش کریں کہ جو حقیقی معنی میں خدا تعالیٰ کے حضور شکر کے سجدے بجا لاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے زیادتی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں کو ہم نے اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھا ہے۔ اور اب ہمیں کثرتِ باران رحمت کا چسکا پڑ چکا ہے۔ جس کے بغیر ہمارے لئے سیر ہونا ممکن نہیں۔ اس غرض سے کہ باران رحمت کثرت سے ہم پر نازل ہوتی رہے ایثار اور قربانی کی ہر راہ کو ہمیں اختیار کرنا چاہیئے۔ ایک راہ بطور شکر کے جلسہ سالانہ میں کثرت سے شمولیت ہے۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ پہلے سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں وہ جلسہ پر آئیں۔ یہ دعائیں کرتے ہوئے آئیں کہ پہلے سالوں کی نسبت زیادہ دعاؤں کی اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا کرے۔ اس امید اور توقع سے آئیں کہ پہلے سالوں کی نسبت اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو زیادہ قبول کرے گا اور وہ اپنے رب کی رحمتوں کے پہلے سے زیادہ نشان دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں واقعی ایسا بنا دے۔"

(الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۶۷ء)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے ہوئے خلیفۂ برحق کی آواز میں وہ تاثیر بھری اور اسے وہ جذب عطا فرمایا کہ اس کی یہ آواز نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے دور دراز ممالک میں بود و باش رکھنے والے اسلام و احمدیت کے فدائیوں کے دلوں میں اترتی چلی گئی۔ اور انہوں نے اسی وقت سے ہی عزم کر لیا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے امسال جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے ضرور بہرہ ور ہوں گے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے احباب مشرقی اور مغربی پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ امریکہ، برطانیہ، مغربی جرمنی، ہالینڈ، مشرقی افریقہ، ماریشس، دوبئی، جزائر فجی اور بعض دیگر ممالک سے بھی احباب دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ وہ آئے اور پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آئے اور اس کثرت سے آئے کہ جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والے احباب کی تعداد ایک لاکھ کے قریب جا پہنچی جبکہ گزشتہ سال جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کی مجموعی تعداد ۸۵ ہزار تھی۔ ہر چند کہ سالِ گزشتہ کی طرح امسال بھی بعض ایسی مجبوریاں تھیں جن کی وجہ سے احباب کا پہلے سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں آنا بظاہر مشکل نظر آتا تھا کیونکہ جلسہ رمضان کی وجہ سے اپنی مقررہ تاریخوں کی بجائے دو ہفتہ تاخیر سے منعقد ہو رہا تھا اور ان ایام میں عید کے بعد جلد ہی ملازمت پیشہ احباب کو مزید رخصتوں کا ملنا آسان نہ تھا لیکن احباب نے ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ کئے بغیر مشکلات پر قابو پاتے ہوئے قربانی و ایثار کا شاندار نمونہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ یورپ کے دوران اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان برکتوں اور رحمتوں کے غیر معمولی نزول پر اپنے دلی جذباتِ تشکر کا ایسے والہانہ رنگ میں عملی اظہار کیا کہ دلی خلافتِ ثالثہ کی غیر معمولی برکت کے طور پر خدائی تائید و نصرت کے اس مہتم بالشان نشان کے ظہور پر فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

امسال لنگر خانوں سے کھانا کھانے والوں کی ایک وقت کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۶۳۸۵۳ رہی جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد ۵۴۱۳۲ تھی۔ سو گویا امسال اس تعداد میں ۹۷۲۱ افراد کا اضافہ ہوا۔ اسی طرح لنگر خانوں سے کھانا کھانے کی سعادت حاصل کرنے والوں، پرائیویٹ رہائش گاہوں میں طعام کا تحفہ انتظام کرنے والوں، خورد و نوش کے لئے ہوٹلوں کی طرف رجوع کرنے والوں اور مقامی باشندوں کے اعداد و شمار کو ملا کر امسال اسلام و احمدیت کے کم و بیش ایک لاکھ فدائیوں نے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل تھے جلسہ میں شمولیت اختیار کر کے خدائے واحد کی تقدیس بلند کرنے اجتماعی عبادات اور ذکرِ الٰہی کی برکات سے متمتع ہونے اور اس طرح حضور کے سفرِ یورپ کے دوران غیر معمولی تائید و نصرت اور رحمتوں اور برکتوں کے نزول پر سجداتِ شکر بجا لانے کی سعادت حاصل کی۔ گزشتہ سال یہ مجموعی تعداد ۸۵ ہزار تھی۔ (باقی)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں
نکاحوں کی بابرکت تقاریب

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو جماعتِ احمدیہ کے ۷۶ ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز احبابِ جماعت کو اپنی اختتامی تقریر سے نوازنے سے قبل بعض نکاحوں کا اعلان فرماتے ہوئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض نونہالوں کے نکاحوں کا بھی اعلان فرمایا۔ چنانچہ حضور نے اس بابرکت موقع پر خاندان سے تعلق رکھنے والے حسبِ ذیل نکاح پڑھے:۔

(۱) صاحبزادی امۃ الرقیب صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کا نکاح ہمراہ صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بحق مہر چھ ہزار روپیہ۔

(۲) صاحبزادی عتیقہ فرزانہ صاحبہ بنت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کا نکاح ہمراہ صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ بحق مہر ایک ہزار روپیہ۔

(۳) صاحبزادی دُرِّ شہوار دُردانہ صاحبہ بنت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کا نکاح ہمراہ ملک فاروق احمد صاحب ابن محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم بحق مہر ۱۱ ہزار روپیہ۔

نکاحوں کا اعلان فرمانے سے قبل حضور نے ایک مختصر خطبہ بھی ارشاد فرمایا جس میں حضور نے اسلام کی سربلندی کی خاطر قربانیاں دینے کے سلسلہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُہری ذمہ داری پر روشنی ڈال کر تحریک فرمائی کہ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچوں اور آئندہ نسلوں کو اُن انتہائی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے جن کا خدا تعالیٰ مطالبہ کرتا ہے اور ان کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔

ادارۂ الفضل خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نکاحوں کی ان بابرکت تقاریب پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ امّ مظفر احمد صاحبہ مدظلہا، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد نیز خاندان محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جملہ متعلقہ خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انہیں مثمر ثماتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

درخواستِ دعا

مکرم حکیم نظام جان صاحب آف گوجرانوالہ چند دنوں سے ٹانگ میں درد ریح کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔

احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اُن کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عباد اللہ گیانی
مینیجر الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴